

مرثیہ غالب

حالیؑ

بلبل ہند مرگیا ، ہیہات ! جس کی تھی بات بات میں اک بات
نکتہ داں ، نکتہ سنج ، نکتہ شناس پاک دل ، پاک ذات ، پاک صفات
خوش طبع اور بذلہ سنج شوخ مزاج رند اور مرجع کرام و ثقافت
لاکھ مضمون اور اُس کا ایک ٹھٹھول سوتکلف اور اُس کی سیدھی بات
دل میں چبھتا تھا وہ اگر بمثل دن کو کہتا دن اور رات کو رات
ہو گیا نقش دل پہ ، جو لکھا قلم اُس کا تھا اور اُس کی دوات
تھیں تو دلی میں اُس کی باتیں تھیں لے چلیں اب وطن کو کیا سوغات
اُس کے مرنے سے مرگئی دلی خولجہ نوشہ تھا اور شہر برات
یاں اگر بزم تھی تو اس کی بزم یاں اگر ذات تھی تو اس کی ذات
ایک روشن دماغ تھا ، نہ رہا

شہر میں اک چراغ تھا ، نہ رہا

دل کو باتیں جب اُس کی یاد آئیں کس کی باتوں سے دل کو بہلائیں
کس کو جا کر سنائیں شعر و غزل کس سے دادِ سخن وری پائیں
مرثیہ اُس کا لکھتے ہیں احباب کس سے اصلاح لیں ، کدھر جائیں
پست مضمون ہے نوحہ اُستاد کس طرح آسمان پہ پہنچائیں

لوگ کچھ پوچھنے کو آئے ہیں اہل میت جنازہ ٹھہرائیں
 لائیں گے پھر کہاں سے غالب کو سوئے مدفن ابھی نہ لے جائیں
 اس کو اگلوں پہ کیوں نہ دیں ترجیح اہل انصاف غور فرمائیں
 قدسی و صائب و اسیر و کلیم لوگ جو چاہیں اُن کو ٹھہرائیں
 ہم نے سب کا کلام دیکھا ہے ہے ادب شرط ، منہ نہ کھلوائیں
 غالب نکتہ داں سے کیا نسبت
 خاک کو آسماں سے کیا نسبت

مزید مطالعے کے لیے

- ۱۔ ”حالی کا ذہنی ارتقاء“۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
- ۲۔ ”حالی کا سیاسی شعور“۔ ڈاکٹر معین احسن جذبی
- ۳۔ ”سر سید اور ان کے رفقاء کی نثر کا فکری و فنی جائزہ“۔ ڈاکٹر سید عبداللہ

سوالات

- ۱۔ حالی نظم و نثر ہر دو اصناف میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں، اس مرثیے کے علاوہ ان کی اور کون سی تخلیقات ہیں؟
- ۲۔ قدسی، صائب، اسیر اور کلیم کون تھے؟
- ۳۔ غالب کی جو خصوصیات اس مرثیے میں بیان کی گئی ہیں، ان کی فہرست بنائیے۔